Zakat; A fiscal worship and the way forward for sustainable economic and social development.

عبدالعمار منعم

ریسرچ سکالر

اقتصادیات اسلام

ہر چند کہ زکوٰۃ کے معاشی و مذہبی پہلوؤں پر، جدید معاشی نظریات اورپبلک فنانس کے طور پر، ماضی بعید میں زکوٰۃ کے نظام کے حاصل شدہ فوائد پر طویل کلام کیا جاسکتا ہے۔ مگر اس آرٹیکل کے ذریعے کوشش کی جائے گی کہ نظام زکوٰۃ کو کیسے عملی طور پر نافذ کر کے اس کے ثمرات کو سمیٹا جاسکتا ہے، اس پہ بات کی جائے۔ عملی اقدامات میں سر فہرست زکوٰۃ کے حصول اور ترسیل (Calculation, Collection and Disbursements) کے لئے نیشنل زکوٰۃ اتھارٹی کا قیام، نیشنل انسٹیٹیوٹ آف زکوٰۃ اور عاملین زکوٰۃ کے نظام کا قیام ہے۔ اس کے لئے سپریم کورٹ کے ذریعے پاکستان میں پہلے سے موجود زکوٰۃ ایکٹ کا فوری نفاذ ناگزیر ہے۔

اس کا اگلا قدم ریاست پاکستان کے مجاز ادارے تمام صوبوں کے لئے زکوٰۃ ایکٹ کو اپنی تمام شکوں کے ساتھ نافذ کریں۔ پائلٹ پراجیکٹ میں وفاقی دارالحکومت یا ایک صوبے میں اس ایکٹ کا نفاذ کیا جائے۔ اس ایکٹ میں لگ بھگ 19 ایسے اثاثہ جات کا ذکر موجود ہے جن پر سے زکوٰۃ لی جاسکتی ہے۔ مشہور زمانہ کتاب Why nations fail بتاتی ہے کہ وہ اقوام ناکام ہوتی ہیں جن کے ادارے ناکام ہوں۔ زکوٰۃ اور اس منسلک اداروں کو ریاستی سطح پر تفویض اور اختیار دیا جائے کہ عاملین زکوٰۃ کا ادارہ کسی بھی طرح ناکام نہ ہو۔زکوٰۃ کو جب ریاستی سطح پر لاگو کیا جائے تو اس بات کا خیال رکھا جائے کہ عاملین زکوٰۃ کے نظام میں سنگاپور، ملائیشیا اور سعودی عرب کے نظام ہائے عاملین زکوٰۃ کا مجموعہ ہو۔ جہاں سنگاپور کے ماڈل MUIS کے ماڈل سے پروفیشنل ازم، مستحقین کی سائنٹیفک شناخت، عاملین کی بھرتی کا نظام لیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملائیشیا کے Lembaga Zakat Selangor ماڈل کا جس میں ہر ریاست کا اپنا ادارہ، باقاعدہ ڈگری پروگرام اور مصارف کا وسیع ہونا اپنے ماڈل میں شامل کیا جائے۔ اسی طرح سعودی عرب کے ماڈل مصلحہ الزکوۃ والداخل کے موبائل ایپ، شرعی علماء کی نگرانی اور ریاستی وسائل کا انضمام کو شامل کیا جائے۔ عاملین زکوٰۃ جن کو حکومت کی طرف سے مکمل اختیار دیا گیا ہو وہ ان تمام اثاثہ جات سے زکوٰۃ کی وصولی کر سکیں گے۔ اسی طرح زکوٰۃ کی دیگر اقسام جیسے فصلوں کی زکوٰۃ (عشر) اور انفرادی سطح پر دیگر قابل زکوٰۃ اثاثہ جات (Zakatable Assets) پر زکوٰۃ کی کٹوتی کی جائے۔ پھر مصارف زکوٰۃ میں سے عاملین کو سب سے پہلے اجرت دینے کا عندیہ دیا جائے۔ پھر ان عاملین کو یہ کام تفویض کیا جائے کہ وہ پورے ملک میں زکوٰۃ کے مستحق افراد تک کھانے پینے کے سامان، علاج معالجہ اور حسب ضرورت رقوم کو یقینی بنائیں۔ اسی طرح بیت المال میں موجود قومی امانتوں کو اس موقعہ پر استعمال میں لانے کے لئے عاملین کی خدمات استعمال کی جائیں۔

عاملین کی خدمات کے حصول کے لئے افرادی قوت کے کسی نئے منصوبے کی بجائے ترجیحی طور پر مدارس اور جامعات کے طلبا، اساتذہ اور ہر اس بندے کو ذمہ داری دی جاسکتی ہے جو زکوٰۃ کے احکامات کو سمجھتے ہوئے ،اس کی کیلکولیشن، کولیکشن اور ڈسبرسمنٹ کے امور اچھی طرح سمجھ سکتے ہوں۔ان سمیت متعلقہ دیگر اداروں کی افرادی قوت کو بروئے کار لایا جائے۔ اس عمل کے ذریعے ایک بڑی رقم کا حصول ممکن ہے۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانہ اقدس میں لگ بھگ تریسٹھ عاملین نامزد فرمائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں جب قحط پڑا تو آپ نے زکوٰۃ کے نظام کو مزید بہتر کیا، ایسے میں ایک شخص لگلے سال میں بھی اسی شخص کو زکوٰۃ دینے کی نیت سے تلاش میں نکلا اور معلوم ہوا وہی شخص کسی اور کو زکوٰۃ دینے کی تلاش میں نکلا ہوا ہے۔ یمن میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ یہی نظام نافذ کرتے ہیں تو تیسرے سال میں کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ملتا۔بعد ازاں یہ سلسلہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علہیم اجمعین سے ہوتا ہوا حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالی عنہ تک آتا ہے۔ جب دنیا نے وہ وقت بھی دیکھا کہ جب چوراہوں پر کھڑے ہوکر آوازیں لگائی جاتی تھیں مگر کوئی بھی زکوٰۃ لینے والا نہیں بچا تھا۔

Financial Inclusion کا یہ وہ معیار ہے جو مواخات مدینہ سے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالی عنہ کے دور تک اسلام کی اقتصادیات کا درخشان باب ہے جس کو سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام ہائے معیشت صرف ذکر کرتے نظر آتے ہیں۔ حکومت کو نہ صرف یہ احکامات دینے ہونگے کہ کوئی ان عاملین سے کچھ بھی چھپا نہیں سکتا بلکہ عاملین کی آسانی کے لئے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے زکوٰۃ کیلکولیٹر بھی ساتھ دیا جائے تاکہ واجب الوصول زکوٰۃ باقی بچ نہ جائے اور زائد زکوٰۃ بھی نہ کاٹ لی جائے۔ عاملین کے مجوزہ نظام کو اپنانے سے حاصل ہونے والے سرمایہ کا استعمال بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جان منکیو IS -LM curves کے ذریعے لکھتا ہے کہ جب Money Supply بڑھتی ہے تو انٹرسٹ ریٹ

گرتا ہے۔ ہم اس معاشی نظام میں سانس لے رہے ہیں جہاں کبھی Fiscal policy کی خرابیوں کو Monetary policy کی خامیوں سے منظم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بیرون ممالک مالیاتی اداروں سے اوپر قرضے لئے جاتے ہیں اور اس طرح کمپاونڈ انٹرسٹ کے جال میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ جبکہ نظام زکوٰۃ سے حاصل ہونے والا سرمایہ کثیر الجہتی حیثیت رکھتا ہے۔

اس سرمایہ کو قومی سطح پر معاشیات اسلام پر تعلیم کے حصول کے لئے سکالرشپس، تملیک بالمال کے ساتھ مرابحہ، مشارکہ متناقصہ اور سلم کی بنیاد پر مائیکرو فنانسنگ، ہیلتھ کیئر سپورٹ، آفات کے لئے فوری ریلیف فنڈ، ہر ضلع میں زکوٰۃ سنٹرز کا قیام، قرض حسنہ، بے روزگاری الاؤنس ،فل ریزرو بینکنگ میں زکوٰۃ کولیکشن اکاؤنٹ کا امانتی اکاؤنٹ جس میں رکھی گئی رقم امانت ہو اور صرف مستحقین کو منتقل کی جاتی ہو، اسی طرح اسلامی بنکاری کے لئے مضاربہ و مشارکہ کی بنیاد پر سرمایہ کاری فراہم کر سکتی ہے۔ زکوٰۃ کو نیگیٹو ٹیکس کہا جاتا ہے اس کے ذریعے اچھی فسکل پالیسی بنائی جاسکتی ہے۔لکھنے کو بہت کچھ باقی ہے۔ اگر یہ تحریک عملی طور پر آگے بڑھتی ہے تو امید کی جاسکتی ہے کہ وقت آئے گا کہ جب کوئی بھی زکوٰۃ لینے والا نہیں بچے گا۔

ہمیں ترک زکوٰۃ اور ترویج ربا سے بچنا ہوگا۔

شکوہ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

(راقم عاملین زکوٰۃ ، مائیکروفنانس کا ماڈل اور اسلامی مالیاتی اداروں پر ریسرچ پیپر رکھتا ہے .جو بطور ریفرنس پیش کئے جاسکتے ہیں۔)